غیر مسلم کے ریسٹورنٹ سے ویج پیزا لینا

مجیب: ابو رجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1361

تاریخ اجراء: 10 رجب المرجب 1444 ھ/02 فروری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

غیر مسلم کے ریسٹورنٹ سے ویج پیزا لینے کا کیا شرعی حکم ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک ہی برتن میں بناتے ہوں۔؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں جب یقین کے ساتھ اس کا ناپاک ہونا معلوم نہیں ہے تو غیر مسلم ریسٹورنٹ سے ویج پیزا لینا شرعاً جائز ہے کہ مشہور قاعدہ ہے "الیقین لا یزول بالشک" ترجمہ: یقین، شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔(فتاوی ہندیہ، ج 1، ص 47، دار الفکر، بیروت)

اب ویج پیزا جن چیزوں سے بنا، وہ سب اولا یقینی طور پر پاک و حلال تھیں، بعد میں ان کا ناپاک یا حرام ہونا مشکوک ہے۔ لہذا جو پہلے یقینی طہارت تھی وہ اس شک کی وجہ سے زائل نہیں ہو گی اور ویج پیزا پاک و حلال ہی رہے گا، جب تک کہ اس کے ناپاک یا حرام ہونے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ جو پاکی و حلت والے یقین کو ختم کر دے۔ ہاں البتہ! کفار کی بے احتیاطی کے باعث بچنا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "کسی شے کا محل احتیاط سے دور یا کسی قوم کا بے احتیاط و شعور اور پروائے نجاست و حرمت سے مہجور ہونا اسے مستلزم نہیں کہ وہ شے یا اُس قوم کی استعمالی خواہ بنائی ہوئی چیزیں مطلقاً ناپاک یا حرام و ممنوع قرار پائیں کہ اس سے اگر یقین ہُوا تو اُن کی بے احتیاطی پر اور بے احتیاطی مقتضی وقوع دائم نہیں پھر نفس شے میں سوا ظنون و خیالات کے کیا باقی رہا جنہیں امثال مقام میں شرع مطہر لحاظ سے ساقط فرما چکی۔۔۔۔ کافروں کے پاجامے مشرکوں کے برتن اُن کے پکائے کھانے بچّوں کے ہاتھ پاؤں وغیر ذٰلک وہ مقامات جہاں اس قدر غلبہ و کثرت و وفور و شدّت سے نجاست کا جوش کہ اکثر اوقات و غالب احوال تلوث و تنجس جس کے سبب اگر طہارت کی طرف ایک بار ذہن جاتا ہے تو نجاست

کی جانب دس بیس دفعہ مگرازانجاکہ ہنوزان میں کسی چیز کو بے دیکھے تحقیق طور پر ناپاک نہیں کہہ سکتے اور قلب قبول کرتا ہے کہ شاید پاک ہوں لہذا علمانے تصریح کی کہ اس پانی سے وضو اور اُس کھانے کا تناول اور اُن برتنوں کا استعمال اور ان کپڑوں میں نماز صحیح وجائز اور فاعل زنہار آثم و مستحق عقاب نہیں اور اُس غلبہ ظن کا یہی جواب عطا فرمایا کہ اکثر احوال یوں سہی پر تحقیق و تیقن تو نہیں پھر اصل طہارت کا حکم کیونکر مرتفع ہو البتّہ باعتبار غلبہ و ظہور احتراز افضل و بہتر اور فعل مکروہ تنزیہی یعنی مناسب نہیں کہ بے ضرورت ارتکاب کرے اور کیا تو کچھ حرج بھی نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج04، ص493-499، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net